احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 6 اکتوبر 2003ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L.20

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 6 اکتوبر 2003ء 9 شعبان 1424 ہجری - 6 اخاء 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 227

مسجد قبا کا سفر

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ہر ہفتہ کے دن مسجد قبا کی طرف جاتے تھے۔ کبھی پیدل اور کبھی سوار ہو کر۔ اور جب آپ مسجد میں داخل ہوتے تو دو رکعات نفل ادا کئے بغیر باہر نہ نکلتے تھے۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعہ باب مسجد قبا حدیث نمبر 1117)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کی عادت میں یہ بات بھی داخل تھی کہ آپ روزانہ سیر کو جایا کرتے تھے اور یہ عادت آپ کو اس وقت سے تھی جب سے آپ نے ہوش سنبھالا تھا ابتداءً تنہا جایا کرتے تھے۔ پھر جب لالہ ملاوامل اور شرمپت رائے آپ کے پاس آنے جانے لگے تو یہ لوگ بھی سیر میں ساتھ ہوا کرتے تھے۔ اور سیر کا وقت سردی کے دنوں میں آٹھ یا نو بجے اور گرمیوں میں صبح ہی۔ لالہ ملاوامل کہتے ہیں۔

''سردیوں کے دنوں میں آٹھ یا نو بجے کے قریب اور گرمیوں میں صبح ہی سیر کو چلے جاتے۔ اور دو اڑھائی میل تک ہوا خوری کے لئے جاتے۔ اور اس عرصہ میں واقعات جاریہ اور مذہبی معاملات پر تبادلہ خیالات ہوتا تھا۔ اور کبھی کبھی تفریح مگر نہایت پاک اور بے ضرر تفریح کی باتیں بھی ہوتی رہتی تھیں۔''

تفریح انسان کی فطرت میں داخل ہے اس لئے فطرت صحیحہ کا یہ صحیح نقشہ ہے اور مامور جو انسانوں کی راہنمائی کے لئے آتے ہیں وہ زندگی کے ہر شعبہ اور صیغہ میں اسوہ حسنہ ہوتے ہیں۔ پس مزاح اور تفریحی امور میں بھی کامل نمونہ ہوتے ہیں۔ یہ سلسلہ سیر کا اخیر عمر تک بدستور جاری رہا۔ اور سفر۔ حضر میں کبھی بند نہیں ہوا۔ یعنی جب آپ کہیں باہر تشریف لے جاتے مثلاً لودہانہ۔ لاہور سیالکوٹ۔ دہلی وغیرہ تو بھی آپ نے سیر کے سلسلہ کو بند نہیں کیا۔

بعثت اور ماموریت کے بعد جب لوگوں کی کثرت ہوئی تو سیر کا نظارہ ایک قابل دید نظارہ ہوتا تھا۔ اور آج قلم میں یہ طاقت نہیں کہ اس نظارہ کی دلچسپیوں کا مرقع کھینچ سکے۔ خدام کی جماعت کا ایک تانتا لگا ہوا ہوتا تھا۔ اور کئی سو گز کے فاصلے تک یہ جماعت پھیلی ہوئی ہوتی تھی۔ حضرت مسیح موعود عصا ہاتھ میں لئے ہوئے چلے جایا کرتے تھے اور تمام راستہ میں تعلیم (دین) اور حقائق و معارف قرآنی کا ایک دریا موجیں مارتا ہوا بہا کرتا تھا۔ میں ان خوش نصیب انسانوں میں سے ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے توفیق دی کہ ان سیروں کے حالات الحکم کے ذریعہ شائع کرنے کے قابل رہا۔ صبح کی سیر الحکم کا ایک خاص عنوان ہوا کرتا تھا آپ نے بیماری میں بھی اس سیر کو بہت ہی کم ملتوی کیا۔ بلکہ بیماری کا ایک علاج سمجھتے تھے۔ اور فی الحقیقت فائدہ ہوا کرتا تھا۔ آپ کے معمولات سیر میں یہ بات بھی داخل تھی کہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب اور حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول کے دروازہ پر تھوڑی دیر ٹھہر کر ان کا انتظار بھی فرما لیا کرتے تھے۔ اور جب حضرت مولوی صاحب ساتھ ہوتے اور وہ چونکہ سبک رفتار تھے پیچھے رہ جاتے اور حضرت اقدس کو معلوم ہوتا تو اکثر ٹھہر کر ان کو ساتھ ملا لیتے اور سیر کے فاصلے کو مختصر کر دیتے۔

(سیرۃ مسیح موعود ص 73)

بیت الفتوح کا افتتاح عمل میں آ گیا

مغربی یورپ کی سب سے بڑی بیت الذکر بیت الفتوح لندن کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 3۔ اکتوبر 2003ء کو وہاں خطبہ جمعہ ارشاد کر کے فرمایا۔ (حضور انور کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ اگلے شمارہ میں شائع ہوگا) اس پرمسرت اور تاریخی موقع پر ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اور جماعت احمدیہ عالمگیر کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔ بیت الفتوح کے مختصر کوائف یہ ہیں:۔

1996ء میں 2.23 ملین پونڈ کی رقم سے 5.2 ایکڑ رقبہ خریدا گیا۔ 19۔ اکتوبر 1999ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بیت المبارک قادیان کی اینٹ سے اس کا سنگ بنیاد رکھا۔ بیت الفتوح کے گنبد کا قطر 15.5 میٹر ہے جو کہ چھت سے آٹھ میٹر اور گراؤنڈ لیول سے 23 میٹر اونچا ہے۔ اس کے مین مینارے کی اونچائی 25.5 میٹر ہے۔ بیت الفتوح زنانہ و مردانہ ہال میں تقریباً چار ہزار جبکہ کمپلیکس کے دیگر ہالز کو ملا کر کل دس ہزار نمازیوں کی گنجائش ہے۔ اس کے کمپلیکس میں وسیع و عریض طاہر، ناصر اور نور ہال ہیں اور اس میں دفاتر، کانفرنس روم، لائبریری اور جمنیزیم بھی موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس بیت الذکر کو لوگوں کی ہدایت کا موجب بنائے اور سعید روحیں اس کی طرف دوڑی چلی آئیں۔ آمین

سالانہ اجتماع انصاراللہ کا التوا

مجلس انصاراللہ پاکستان کا سالانہ اجتماع مجوزہ 10، 11، 12 اکتوبر 2003ء ربوہ میں ملتوی کیا جاتا ہے۔ ان تاریخوں میں یہ اجتماع نہیں ہوگا۔ ضلعی عہدیداران جملہ مجالس کو یہ اطلاع پہنچا دیں۔

(قائد عمومی انصاراللہ پاکستان)

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

95

پر حکمت نصائح ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

مکہ کے نواحی قبائل میں اسلام

رسول اللہؐ کے دعویٰ کی خبر مخالفت کے نتیجہ میں رفتہ رفتہ مکہ کے اردگرد کے قبائل میں پہنچنے لگی۔ شریف اور سعادت مند لوگ آپ کی دعوت پر توجہ دینے لگے۔ انہیں میں سے ایک سردار اکثم بن صیفی تھے جنہوں نے دعویٰ کی اطلاع سن کر خود حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہا مگر ان کی قوم نے انہیں روک دیا۔ تب انہوں نے اپنے نمائندے حضور کی خدمت میں بھجوائے جنہوں نے آ کر آپ کے دعویٰ کی بابت پوچھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ پھر انہیں آیت ان اللّٰہ یامر (سورۃ النحل: 91) پڑھ کر سنائی۔ جو اسلام کی پاکیزہ تعلیم عدل واحسان پر مشتمل ہے۔ انہوں نے بار بار سن کر یہ آیات یاد کر لی۔ واپس جا کر اکثم کو آپ کی خاندانی شرافت اور پاکیزہ تعلیم کے بارہ میں بتایا جسے سن کر اکثم کہنے لگا "اے میری قوم! یہ شخص تو نہایت اعلیٰ درجے کے اخلاق کی تعلیم دیتا ہے اور بری باتوں سے روکتا ہے۔ پس تم اسے ماننے میں پہل کر لو۔ کہیں پیچھے نہ رہ جاؤ"

چنانچہ اپنے قبیلہ کے ایک سو افراد ساتھ لے کر وہ حضورؐ سے ملاقات کے لئے روانہ ہوا۔ راستہ میں اس کی وفات ہو گئی۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو رسول اللہؐ پر ایمان لانے کی وصیت کی اور انہیں گواہ ٹھہرایا کہ وہ مسلمان ہو چکا ہے۔ یوں اسلام کا پیغام مکہ کے نواحی قبائل میں نفوذ کرنے لگا۔

(الوفاء باحوال المصطفیٰ ابن جوزی ص193 بیروت)

درویشوں کے تحفے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے قادیان کے درویشوں کو دنیا کی عظیم شخصیات کو دینی لٹریچر کے تحفے پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ذیل میں چند اہم شخصیات کے اسماء درج کئے جا رہے ہیں جنہیں قادیان کے مرکزی نظام کے تحت زمانہ درویشی میں کتب بالخصوص قرآن کریم انگریزی کا تحفہ دیا گیا۔

☆ ملکہ معظمہ انگلستان الزبتھ صاحبہ

☆ جنرل آئزن ہاور صدر جمہوریہ امریکہ (31 دسمبر 1961ء)

☆ مارشل بلگانن سابق وزیراعظم روس (7 دسمبر 1955ء)

☆ مسٹر چو۔ این۔ لائی وزیراعظم چین (22 دسمبر 1950ء)

☆ مسٹر جمال عبدالناصر صدر جمہوریہ مصر (21 اپریل 60ء)

☆ دلائی لامہ بدھ مذہب کا پیشوا (15 جون 1959ء)

☆ میڈم سن یات نائب چیئرمین عوامی چین کانگریس (14 جنوری 1956ء)

☆ شری ایس۔ آر۔ داس چیف جسٹس ہندوستان (21 مئی 1956ء)

☆ شریمتی اندرا گاندھی دختر وزیراعظم ہندوستان (8 ستمبر 1959ء)

☆ مسٹر اے جے جہان گورنر مدراس (4 اپریل 1957ء)

☆ شری راما کرشنا راؤ گورنر کیرلہ اسٹیٹ (2 مارچ 1957ء)

☆ شری پرکاش گورنر بمبئی (26 جنوری 1957ء)

☆ مسٹر بی۔ دی۔ راج گورنر مدراس (12 دسمبر 1957ء)

☆ شری اے این گرور جج ہائی کورٹ (31 اکتوبر 1957ء)

☆ مسٹر سنجیوا ریڈی صدر کانگرس (24 نومبر 1960ء)

☆ مسٹر لو۔ این۔ دھیر صدر کانگریس (فروری 1956ء)

☆ شری بھیم سین سچر گورنر آندھرا پردیش (29 اکتوبر 1957ء)

☆ شری بشنو رام میدی گورنر مدراس (27 مارچ 1958ء)

☆ ڈاکٹر ایچ۔ سی مکرجی گورنر بنگال (17 مارچ 1952ء)

☆ شری ہری کرشن مہتاب گورنر بمبئی (17 مارچ 1955ء)

☆ شری ڈی کے کیلے سپیکر بمبئی (28 اکتوبر 1958ء)

☆ شری سی۔ سی۔ ڈیسائی ہائی کمشنر انڈیا (26 فروری 1956ء)

☆ جنرل کریاپا کمانڈر انچیف ہند (دسمبر 1947ء)

☆ سردار پرتاپ سنگھ کیروں وزیراعلیٰ پنجاب (اگست 1962ء)

☆ شری ڈاکٹر گوپی چند بھارگو وزیراعلیٰ پنجاب (کئی بار)

☆ ڈاکٹر ستیہ پال سپیکر پنجاب اسمبلی (دسمبر 1947ء)

☆ سردار گوردیال سنگھ ڈھلوں سپیکر پنجاب اسمبلی

☆ شری پربودھ چندر سپیکر پنجاب اسمبلی

(الفرقان درویشان قادیان نمبر ص 17)

نیا چاند

ماہتابِ نو ہے چمکا سب جہاں روشن ہوا
ظلمتِ فرقت میں مہر مہرباں روشن ہوا

تیرگی خوف و خطر کی چھٹ گئی اس ماہ سے
چاندنی چمکی ہے پھر سے، پھر جہاں روشن ہوا

چاند اک اترا تھا جس دم خاک کی آغوش میں
روشنی سے سینۂ ارضِ نہاں روشن ہوا

چھوڑ کر غم کی شفق اوجھل ہوا وہ ماہتاب
ماہِ نو سے پھر افق کا ہر نشاں روشن ہوا

آج پھر ابرِ غمِ ہجراں کا پردہ چیر کر
چاند کی کرنوں سے تیرہ آسماں روشن ہوا

پھر ظہور قدرت ثانی ہوا جلوہ پذیر
پنج بار اپنی چمک سے یہ نشاں روشن ہوا

پھر ضیائے ماہ سے مسرور ہے ساری فضا
آسمانِ دیں مثالِ کہکشاں روشن ہوا

ضیاء اللہ مبشر

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد، مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

سیرت خاتم النبیین ـ 7ھ کے واقعات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت صفیہ سے شادی اور بعض فقہی مسائل

حضرت صفیہ نے رویا میں دیکھا تھا کہ ایک چاند ان کی گود میں گرا ہے

مکرم ہادی علی چوہدری صاحب

غزوہ خیبر میں قلعہ قموص کی فتح پر جو عورتیں قید ہوئیں ان میں بنی قریظہ کے سردار حُیَی بن اخطب کی بیٹی صفیہ بھی تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا اصل نام زینب تھا۔ آپؓ کے نام کی تبدیلی کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ غنائم وغیرہ میں سے اس حصہ کو جو آنحضرت ﷺ اختیار فرماتے تھے الصفی کہا جاتا تھا اور آپؓ کو چونکہ آنحضرت ﷺ نے اپنے لئے چن لیا تھا اس لئے یہ زینب، صفیہؓ ہو گئیں۔

آپ اپنے قبیلہ کے ساتھ مدینہ سے جلا وطن ہونے کے بعد خیبر میں آباد ہوئی تھیں۔ فتح خیبر کے وقت آپ کی عمر سترہ برس تھی۔ چونکہ ایک سردار کی بیٹی تھیں اور شہزادی کی حیثیت رکھتی تھیں۔ اس لئے عام دستور کے مطابق آپ کی شادی بھی ظاہری لحاظ سے اسی مقام کے آدمی سے ہونی لازمی تھی۔ چنانچہ آپ کی شادی یہودی سردار سلام بن مشکم کے ساتھ ہوئی جو دونوں کے فطرتی تضاد اور طبیعت کے اختلاف کی وجہ سے کامیاب نہ ہوئی۔ اس کے بعد آپ کی شادی دوسرے سردار کنانہ بن ربیع بن الحقیق سے ہوئی۔ جب خیبر فتح ہوا تو آپ اس وقت کنانہ کے عقد میں تھیں۔

کنانہ ایک سنگدل انسان تھا۔ اس کے مقابل پر صفیہ بلند شخصیت اور صفات عالیہ کی مالک تھیں۔ آپ کی نیک فطرت اور پاک روح کا اندازہ اس بات سے بھی ہوسکتا ہے کہ ایک رات آپ نے خواب میں دیکھا کہ چاند آپ کی گود میں آگرا ہے۔ یہ خواب آپ نے اپنے شوہر کو بتائی۔ یہ سن کر وہ آگ بگولہ ہو گیا اور آپ کے منہ پر زوردار تھپڑ مارا اور کہنے لگا کہ کیا تو حجاز کے بادشاہ محمد (ﷺ) سے شادی کی خواہش رکھتی ہے۔ اس تھپڑ کا نشان کئی دنوں تک آپ کے چہرے اور آنکھ پر قائم رہا۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوہ خیبر و زرقانی و ابن ہشام غزوہ خیبر)

کنانہ کا یہ ردِّ عمل یہ بھی ثابت کرتا ہے کہ وہ حقیقتاً آنحضرت ﷺ ہی کو اب عرب کا بادشاہ تسلیم کرتا تھا گو حسد اور عناد کی وجہ سے آپ کی عداوت میں سرگرمِ عمل تھا۔ اس خواب کے ذریعہ اور کنانہ کے ردِّ عمل کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے حضرت صفیہؓ کے دل میں آنحضرت ﷺ کا مقام اور مرتبہ بھی واضح فرمادیا اور آپؐ کے لئے رغبت بھی پیدا کر دی۔

عرب کا قومی نشان چاند تھا۔ وہ چاند کی تعبیر بادشاہت اور حکومت کرتے تھے۔ اگر کوئی خواب میں یہ دیکھتا کہ چاند پھٹ گیا ہے یا گر گیا ہے تو اس کی تعبیر یہ کی جاتی کہ حکومت میں تفرقہ پڑ گیا ہے یا وہ تباہ ہو گئی ہے۔ حضرت عائشہؓ نے خواب میں دیکھا کہ ان کے حجرے میں تین چاند آگرے ہیں تو واقعات نے یہی ثابت کیا کہ ان کے حجرے میں تین چاند یعنی عرب کے تین بادشاہوں یعنی آنحضرت ﷺ، حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کی یکے بعد دیگرے تدفین ہوئی۔ اسی طرح خواب میں اگر کوئی یہ دیکھتا کہ چاند اس کی جھولی میں آپڑا ہے تو اس کی تعبیر یہ کی جاتی کہ اس کا تعلق عرب کے بادشاہ سے ہو گیا ہے جیسا کہ کنانہ کے اس ردِّ عمل سے بھی ظاہر ہوا اور بعد میں خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت نے بھی اس کی یہی تعبیر ظاہر فرمائی کہ بالآخر حضرت صفیہؓ غیر معمولی حالات میں آنحضرت ﷺ کے عقد میں آئیں۔ بعض تاریخوں میں لکھا ہے کہ حضرت صفیہؓ نے یہ خواب بہت پہلے دیکھا تھا اور اپنے باپ کو سنایا تھا۔ جس پر اس نے آپ کے منہ پر تھپڑ مارا۔ چونکہ اس سے نفسِ مضمون میں کوئی فرق نہیں پڑتا اس لئے کوئی روایت بھی اختیار کی جاسکتی ہے۔ خاکسار نے بخاری، ابن سعد، ابن ہشام، زاد المعاد، اور زرقانی کی روایت کو اس لئے ترجیح دی ہے کہ اس میں یہ ذکر ہے کہ جب آپؓ آنحضرت ﷺ کے عقد میں آئیں تو آپؓ کے چہرے اور آنکھ پر اس ضرب کا نشان موجود تھا اور آپؓ نے آنحضرت ﷺ کے استفسار پر سارا ماجرا آپؐ کے گوش گزار کیا تھا۔ چونکہ یہ تازہ ضرب تھی جس کا نشان بھی جلد ختم ہو گیا تھا اسی لئے اس نشان کا اس موقع کے بعد کبھی ذکر نہیں آیا۔ حضرت صفیہؓ کا والد حیی بن اخطب تقریباً سوا سال قبل مدینہ میں قتل ہو چکا تھا۔ تھپڑ کی ضرب کا نشان ایسا گہرا اور مستقل نہیں ہوتا کہ سالہا سال تک قائم رہے خواہ وہ ضرب کیسی ہی شدید کیوں نہ ہو۔

اس عقد کی تفصیل یہ ہے کہ خیبر میں دورانِ جنگ وہاں کے کچھ لوگ قید ہوئے جن میں حضرت صفیہؓ بھی تھیں۔ آنحضرت ﷺ کے پاس حضرت دحیہ کلبیؓ حاضر ہوئے اور عرض کی کہ قیدیوں میں سے انہیں بھی ایک لونڈی عنایت کی جائے۔ آنحضرت ﷺ نے قیدی عورتوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جاؤ اور ان میں سے جو چاہو لے لو۔ انہوں نے صفیہ بنت حیی کو لے لیا۔ اس پر ایک شخص نے آنحضرتؐ کی خدمت میں صورتحال عرض کی اور کہا یا رسول اللہؐ! آپؐ نے صفیہؓ کو دحیہؓ کے حوالے کر دیا ہے حالانکہ وہ بنو قریظہ اور بنو نظیر کی شہزادی ہیں۔ وہ آپؐ کے علاوہ کسی اور کے مناسب نہیں ہیں۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب ما یذکر فی الفخذ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے اصرار پر اس شہزادی کے بارہ میں حضرت دحیہؓ کو پیغام دیا جس پر انہوں نے لبیک کہتے ہوئے صفیہؓ کو آپؐ کی خدمت میں پیش کر دیا۔

آنحضرت ﷺ کے سامنے صفیہؓ پیش ہوئیں تو آپؐ نے ان کی تکریم کی اور فرمایا کہ تم اپنے دین پر رہنا چاہو تو تمہارا اختیار ہے، تم پر کسی قسم کا کوئی دباؤ نہیں۔ ہاں اگر اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کرو تو اس میں بہرحال تمہاری بھلائی ہے۔ صفیہؓ نے کہا میں آپؐ کو سچا سمجھتی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا میں سچا ہوں مگر جو میں نے بتایا ہے اس کے پیشِ نظر فیصلہ تمہارے اختیار میں ہے۔ صفیہؓ نے اللہ، اس کے رسول اور اسلام کو اختیار کر لیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے انہیں آزاد کر دیا (مسند احمد) آپؐ نے انہیں آزاد کیا اور یہ بھی اختیار دیا کہ اگر وہ چاہیں تو آپؐ کے عقد میں آسکتی ہیں اور اگر چاہتی ہیں تو اپنے خاندان والوں کے پاس جاسکتی ہیں۔ انہوں نے آنحضرت ﷺ کے حرم میں آنے کو ترجیح دی۔ (مسند احمد) آپؐ نے ان کو اپنی زوجیت میں لیا اور ان کی آزادی کو ہی ان کا حق مہر قرار دیا۔ (بخاری کتاب المغازی باب غزوہ خیبر) آزادی کو حق مہر ٹھہرانا اور شادی کرنا، ایک خصوصیت معلوم ہوتی ہے جس میں آنحضرت ﷺ کی انفرادی حیثیت ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ "جَعَلَ صَدَاقَهَا عِتْقَهَا" (بخاری کتاب المغازی باب غزوہ خیبر) کہ آپؐ نے حضرت صفیہؓ کی آزادی کو ہی ان کا حق مہر قرار دیا۔ اور یہ کہ "أَمْهَرَهَا نَفْسَهَا" (بخاری کتاب الجمعہ باب التکبیر والغلس بالصبح والصلوٰۃ عند الاغارۃ) آپؐ نے ان کو ہی ان کا حق مہر قرار دیا نیز یہ بھی کہ "أَصْدَقَهَا نَفْسَهَا" (مسلم کتاب النکاح باب فضیلۃ اعتاقہ أمتہ ...) کہ آپؐ نے حضرت صفیہؓ کو ہی ان کا حق مہر ٹھہرایا۔ امام نوویؒ نے اس مسئلہ پر تفصیلی بحث کرتے ہوئے مختلف مکتبہ ہائے فکر کے خیالات کا ذکر کر کے یہ بھی لکھا ہے کہ "محققین نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ آپؐ نے حضرت صفیہؓ کو بغیر کسی عوضانہ اور شرط کے آزاد فرما دیا تھا اور پھر ان کی رضامندی پر ان سے شادی کی جس کا کوئی حق مہر نہیں تھا۔" (شرح صحیح مسلم از امام نووی۔ کتاب النکاح باب فضیلۃ اعتاقہ أمتہ ...) اور فتح الباری شرح بخاری میں بھی اس مسئلہ پر طویل بحث کی گئی ہے۔ اور طبرانی اور ابو الشیخ کے حوالہ سے ایک حدیث درج کی گئی ہے جو حضرت صفیہؓ سے مروی ہے کہ "أَعْتَقَنِي النَّبِيُّ ﷺ وَ جَعَلَ عِتْقِي صَدَاقِي" کہ حضرت صفیہؓ بیان فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے آزاد کر دیا اور میری آزادی کو ہی میرا حق مہر مقرر فرمایا۔ اسی کے تسلسل میں مختلف آراء کا ذکر کرتے ہوئے یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ آنحضرت ﷺ کی ان خصوصیات میں سے ایک ہے جن میں آپؐ منفرد ہیں کہ آپؐ نے حضرت صفیہؓ کو غیر مشروط طور پر آزاد فرمایا اور بغیر مہر کے ان کے ساتھ شادی کی جس میں نہ ان کا کوئی ولی تھا اور نہ ہی کوئی گواہ۔

(فتح الباری شرح بخاری. کتاب النکاح باب من جعل عتق الأمة صداقها)

ان سب حالات سے یہ قطعی نتیجہ نکلتا ہے کہ یہ شادی خاص الٰہی تقدیر پر مبنی تھی۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے بار بار اور مسلسل ایسے حالات پیدا ہوتے رہے کہ کوئی نہ کوئی دوسری راہ حضرت صفیہؓ کے سامنے آتی رہی۔ مگر اُدھر رُخ مُڑنے کی بجائے خدا تعالیٰ نے آپؓ کی سمت وہی معیّن کئے رکھی جو اُس کی تقدیر کے تحت آپؓ کو خواب میں بتائی گئی تھی۔ پس غیر معمولی حالات میں خواب کی اس تعبیر کا ظہور دراصل ایک اور خاص الٰہی تقدیر کی جانب اشارہ کر رہا تھا۔ اور خیبر کی فتح اس خاص الٰہی تقدیر کے ظہور کے لئے پیش خیمہ ثابت ہوئی۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ جب کفارِ مکہ اپنے اقتدار کے نشے میں مخمور تھے اور آنحضرت ﷺ ان کے

قانون کے تحت کمزور رعایا کی حیثیت رکھتے تھے اور اپنے صحابہؓ سمیت ان کے ظلموں کا تختۂ مشق تھے، ایسے وقت میں انہوں نے آنحضرت ﷺ سے کسی خاص نشان کا مطالبہ کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے ذریعہ انہیں چاند کے پھٹنے اور دو ٹکڑے ہونے کا نشان دکھایا اور فرمایا (القمر:۲) کہ ساعت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا۔ یہ نظارہ صحابہؓ نے بھی دیکھا اور خدا تعالیٰ کی خاص تقدیر کے تحت کفار کو بھی دکھایا گیا۔ اس میں آپؐ کو بشارت دی گئی کہ اب اسلام کی ترقی کا زمانہ آنے والا ہے اور کفار بھی یہ سمجھ لیں کہ وہ وقت بالکل قریب آچکا ہے کہ جب ان کی حکومت ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی۔ چنانچہ خیبر کی فتح کے ساتھ اب عرب کی حکومت بکھر کر رہ گئی اور مدینہ کی حکومت ایک ایسی سلطنت کے طور پر قائم اور ثابت ہوگئی کہ عرب کے اَور علاقے بھی اس کے زیرِ نگیں ہو کر اس کے باجگزار بن گئے۔ اس لحاظ سے خیبر کی جنگ پہلی جنگ ہے جس میں کسی علاقہ کو زیرِ نگیں کر کے اسلامی حکومت کے تحت کیا گیا اور اسے باجگزار بنایا گیا۔ نیز وہاں غیر مسلموں کے لئے قوانین کا اجراء ہوا۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق رسول اللہ ﷺ عرب کے بادشاہ بن کر رونما ہوئے۔ اب سارے عرب کے لئے آپؐ کی حکمرانی کو تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ نہ تھا۔ اس پس منظر میں غزوہ خیبر ایک خاص اہمیت کا حامل تھا اور حضرت صفیہؓ کا غیب کی خبر پر مشتمل رویا دیکھنا اور پھر آپؐ کے عقد میں آنا تقدیرِ عرب سے خاص تعلق رکھتا ہے۔

حضرت صفیہؓ نے جب اپنے اقرباء اور اپنی آزادی پر اللہ، اس کے رسولؐ اور اسلام کو ترجیح دی اور آنحضرت ﷺ کے حرم میں آنا پسند کیا تو اب صحابہؓ اس انتظار میں تھے کہ اگر آپؐ حضرت صفیہؓ کو پردہ میں لے آئے تو پھر وہ امہات المؤمنین میں سے ہوں گی اور اگر پردہ نہ کرایا تو پھر کنیز کے طور پر ہوں گی۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت صفیہؓ کو پردہ اوڑھا دیا اور خیبر سے واپسی پر جب تیسرے دن صہباء کے مقام پر پہنچے تو باقاعدہ شادی کے لئے تیاری کی گئی۔ حضرت انس بن مالکؓ کی والدہ حضرت ام سلیمؓ نے حضرت صفیہؓ کو دلہن بنایا اور آنحضرت ﷺ کے ساتھ رخصتانہ عمل میں آیا اور یہ شادی قرار پا گئی۔ شب زفاف میں آنحضرت ﷺ آپؓ کے چہرے پر ضرب کا نشان دیکھا جس کا اثر آنکھ پر بھی تھا تو اس کے متعلق دریافت فرمایا۔ آپؓ نے اپنی رویا اور اس پر کنانہ کے طیش والا سارا واقعہ سنایا۔

(ابن ہشام غزوہ خیبر)

خیبر میں ایک عورت کی مکاری کی وجہ سے ایک صحابیؓ شہید ہو چکے تھے اور آنحضرت ﷺ کو بھی زہر سے نقصان پہنچ چکا تھا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کے خیمہ کے باہر حضرت ابو ایوب انصاریؓ ساری رات تلوار سونتے ہوئے اس خیال سے پہرہ دیتے رہے کہ کہیں حضرت صفیہؓ سے آپؐ کو کوئی نقصان نہ پہنچ جائے۔ صبح جب آنحضرت ﷺ نے انہیں اس حالت میں دیکھا تو خیریت دریافت فرمائی۔ حضرت ابو ایوبؓ نے وجہ بتائی تو آپؐ نے انہیں تسلی دی اور ان کے لئے خدا کے حضور دعا کی کہ اے میرے اللہ! ابو ایوبؓ کی اسی طرح حفاظت فرما جس طرح انہوں نے میری حفاظت کے لئے ساری رات آنکھوں میں کاٹی ہے۔ (ابن ہشام غزوہ خیبر) آنحضرت ﷺ کی دعا ہی کی برکت تھی کہ حضرت ابوایوب انصاریؓ نے لمبی عمر پائی اور تا حال آپؓ کا مزار قسطنطنیہ میں محفوظ اور زائرین کی دعاؤں کا مورد ہے۔

صہباء میں خوب دن چڑھ گیا تو آنحضرت ﷺ نے حضرت بلالؓ کو دستر خوان بچھانے کا ارشاد فرمایا۔ پھر اکٹھی کر کے اس پر کھجوریں، گھی اور پنیر وغیرہ اشیاء رکھ دی گئیں۔ جو سب نے مل کر کھائیں۔ بس یہی آپؐ کا ولیمہ تھا۔ جس میں روٹی اور گوشت وغیرہ کوئی چیز نہ تھی۔ (بخاری کتاب المغازی باب غزوہ خیبر)

خیبر کے غنائم اور حسابات کا انتظام

خیبر کے غنائم جمع کئے گئے تو ان پر حضرت فروہ بن عمرو البیاضیؓ کو عامل مقرر فرمایا۔ انہوں نے آپؐ کے حکم پر ان کے پانچ حصے کئے۔ ان میں سے ایک حصہ اللہ کے نام کا رکھا گیا اور باقی چار کو زیادہ سے زیادہ قیمت پر فروخت کیا گیا اور وصول شدہ قیمت اور باقی سامان کو تمام مجاہدوں میں برابر اور مساوی طور پر تقسیم کر دیا گیا۔ حضرت زید بن ثابتؓ نے گنتی کی تو آنحضرت ﷺ کا لشکر 1600 جانباز مجاہدوں پر مشتمل تھا جن میں 200 شہسوار بھی تھے۔ چونکہ غنائم میں سے شہسواروں کو دوگنا حصہ ملتا تھا اس لئے غنائم کے کل اٹھارہ سو حصے کئے گئے۔ آنحضرت ﷺ کا بھی دوسروں کے برابر حصہ تھا۔ وہ چند عورتیں جو لشکر میں شامل ہوگئی تھیں اور ان کی درخواست پر آپؐ نے انہیں استثنائی اجازت دے دی تھی، انہیں بھی ان کا حصہ دیا گیا۔ (ابو داؤد کتاب الخراج والامارۃ والفئی) خیبر کی فتح پر غنائم میں سونا، چاندی وغیرہ نہ تھے بلکہ مال مویشی اور باغ وغیرہ تھے۔ (بخاری کتاب المغازی غزوۂ خیبر)

وہ خمس (پانچواں حصہ) جو آنحضرت ﷺ نے اللہ کے لئے الگ کروایا تھا اس میں سے آپؐ نے اہل بیت کو، خاندانِ عبدالمطلب کے لوگوں کو، عورتوں، بیواؤں، یتیموں اور سائلین کو دیا۔ (ابن سعد غزوۂ خیبر)

کتیبہ کے قموص کے علاوہ دوسرے دو قلعے وطیح اور سلالم بغیر لڑائی کے مفتوح ہوئے تھے اس لئے یہاں سے حاصل ہونے والے اموال وغیرہ فَے (وہ اموال جو کسی مہم میں بغیر لڑائی کے حاصل ہوں قرآنی اصطلاح میں اموالِ فَے کہلاتے ہیں)۔ کی ذیل میں آئے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان فرماتے ہیں کہ وہ اور جو حبشہ سے آکر آنحضرت ﷺ کو خیبر سے واپسی پر ملے تھے، رسول اللہ ﷺ نے انہیں بھی خیبر کے اموال میں سے حصے عطا فرمائے حالانکہ ان کے سوا کسی ایسے شخص کو حصہ نہیں دیا گیا جو اس جہاد میں شامل نہ تھا۔ (بخاری کتاب المغازی غزوۂ خیبر)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کے اس بیان سے یہ مغالطہ نہیں لگنا چاہئے کہ آنحضرت ﷺ نے گویا دوسروں کے حصوں میں سے کم کر کے ان کو بھی ان میں حصہ دار بنا دیا تھا۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ ان کو اور دیگر مہاجرینِ حبشہ کو یا کسی اَور کو جو حصے دیئے گئے تھے وہ غنائم میں سے نہیں تھے بلکہ خمس سے یا فَے کے اموال میں سے تھے۔ جن پر خالصۃً اللہ اور اس کے رسول کا اختیار تھا اور وہ کسی اور کی ملکیت نہ تھے۔

خیبر کی زمین کی آمد کے دو حصے قائم کئے گئے۔ ایک حصہ بیت المال کے لئے یعنی وفود، لوگوں کی ضروریات اور دیگر قومی امور کے لئے مخصوص کیا گیا اور دوسرا مجاہدین کے لئے۔ اور ہر مجاہد کو برابر اور مساوی حصہ دیا گیا۔

آنحضرت ﷺ نے حسب معاہدہ خیبر میں پیداوار کے حسابات اور آدھے حصے کی وصولی وغیرہ معاملات کے لئے حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کو محصّل مقرر فرمایا۔ (ابن ہشام وطبری غزوۂ خیبر) فصل تیار ہونے پر آپؓ یہود کو کہتے یا تو تم نصف نصف کا اندازہ کر لو اور مجھے اس میں سے کوئی حصہ لینے کا حق دے دو یا پھر میں اندازہ کرتا ہوں اور تم کوئی سا حصہ چن لو۔ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کی اس عادلانہ تجویز پر یہود بے اختیار پکار اٹھتے کہ اسی انصاف کی وجہ سے زمین و آسمان قائم ہیں۔ (سیرت الحلبیہ غزوۂ خیبر)

بعض فقہی مسائل کی تشریح

غزوۂ خیبر کے موقع پر بعض احکام کا بھی صدور ہوا۔

گدھے کا گوشت:

غزوۂ خیبر کے موقع پر خوراک کی غیر معمولی قلت تھی۔ چنانچہ جنگ کے دنوں میں ایک روز بھوک نے تنگ کیا تو صحابہؓ کو گھریلو پالتو گدھوں کا گوشت دستیاب ہوا۔ انہوں نے پکانا شروع کر دیا۔ گدھے کے گوشت کی گو پہلے ممانعت تو نہیں تھی مگر معلوم ہوتا ہے کہ یہ پہلے بھی اچھا نہیں سمجھا جاتا تھا اس لئے جب یہ پکایا جانے لگا تو بعض کو اچھا نہ لگا۔ انہوں نے دیکھا کہ یہ پکایا جا رہا ہے تو لازماً ابھی کھایا بھی جائے گا۔ تو ایک شخص جلدی سے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ کو اطلاع دی۔ (بخاری کتاب المغازی باب غزوہ خیبر) بہر حال آنحضرت ﷺ نے دیکھا تو صحابہؓ سے پوچھا کہ تم لوگ کیا پکا رہے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ گھریلو گدھے کا گوشت پکا رہے ہیں۔ اس وقت بھوک بھی اپنے جوبن پر تھی اور سامنے ہنڈیاں بھی ابل رہی تھیں لہٰذا کھانے کی اشتہاء بھی عروج پر تھی۔ چونکہ اس کی ممانعت کا حکم ہو چکا تھا اس لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہنڈیوں کو الٹ دو۔ اس ارشاد کی تعمیل میں بلا توقف سب ہنڈیاں الٹا دی گئیں۔

(بخاری کتاب المغازی غزوۂ خیبر)

اس دن سے مسلمانوں پر گھریلو پالتو گدھے کے گوشت کو حرام قرار دیدیا گیا۔ اس واقعہ کی تفصیل میں اتریں تو یہ اپنی ذات میں صحابہؓ کی لاثانی اطاعت اور بے مثال غیر معمولی اوصاف کے ابواب کھولتا ہے۔ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ۔

درندوں کا گوشت:

آنحضرت ﷺ نے ہر کچلی والے جانور اور درندے کا گوشت منع فرمایا۔ (ابوداؤد کتاب الأطعمۃ باب النھی عن أکل السباع) اسی طرح آپؐ نے پنجوں سے شکار کرنے والے پرندوں کے گوشت کی بھی ممانعت فرمائی۔

(ابوداؤد کتاب الأطعمۃ باب النھی عن أکل السباع)

درندوں کے گوشت کی ممانعت کا ذکر کتب احادیث میں عمومی طور پر تو موجود ہے لیکن خاص غزوۂ خیبر کے ساتھ ذکر نہیں۔ البتہ بعض کتب تاریخ مثلاً ابن ہشام وغیرہ میں غزوۂ خیبر کے موقع پر دیگر حرام کی گئی چیزوں میں ان کا بھی ذکر ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس روز کچلیوں والے ہر درندے کا گوشت حرام قرار دیا۔

اسلام کی ہر تعلیم فطرت کے تقاضوں کے عین مطابق ہے۔ چونکہ غذاؤں کا گہرا اثر انسان کی طبیعت اور اخلاق پر پڑتا ہے اسلئے ہر ایسی چیز کو یا ایسے جانور کو جس کا گوشت انسان کے اخلاق پر بد اثر ڈالے، اسلام نے حرام قرار دیا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک اصولی بحث کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"ایسا ہی تجربہ ہم پر ظاہر کرتا ہے کہ طرح طرح کی غذاؤں کا بھی دماغی اور دلی قوتوں پر ضرور اثر ہے۔ مثلاً غور سے دیکھنا چاہئے کہ جو لوگ کبھی گوشت نہیں کھاتے رفتہ رفتہ ان کی شجاعت کی قوت کم ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ نہایت دل کے کمزور ہو جاتے ہیں اور ایک خدا داد اور قابلِ تعریف قوت کو کھو بیٹھتے ہیں۔ اس کی شہادت خدا کے قانونِ قدرت سے اس طرح پر بھی ملتی ہے کہ چارپایوں میں سے جس قدر گھاس خور جانور ہیں، کوئی بھی ان میں سے وہ شجاعت نہیں رکھتا جو ایک گوشت خور جانور رکھتا ہے۔ پرندوں میں بھی یہی بات مشاہدہ ہوتی ہے۔ پس اس میں کیا شک ہے کہ اخلاق پر غذاؤں کا اثر ہے۔ ہاں جو لوگ دن رات گوشت خوری پر زور دیتے ہیں اور نباتاتی غذاؤں سے بہت ہی کم حصہ رکھتے ہیں وہ بھی حلم اور انکسار کے خلق میں کم ہو جاتے ہیں۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد 10۔ صفحہ 320)

مُتعہ:

متعہ کے اصل معنے تو فائدہ اور حظ اٹھانے کے ہیں لیکن اصطلاحاً اس سے مراد "نکاحِ مؤقت" یعنی خاص مقررہ مدّت یا معیّن وقت کے نکاح کے ہیں۔ عرب میں ایسے نکاح کا رواج تھا۔ چونکہ نزولِ احکام کا سلسلہ جاری تھا اور بد رسومات ختم کی جا رہی تھیں۔ نکاح شادی اور طلاق وغیرہ احکام بھی پوری تفصیل اور حکمتوں کے ساتھ نازل ہو رہے تھے۔ سلسلۂ ازدواج میں رائج ایسی رسومات جو ازدواجی حقوق وفرائض، احسان، عفت، عصمت، اور وراثت کے حقوق کو پامال کرنے والی تھیں، اسلام نے ان کا کلیۃً قلع قمع کیا اور ان کی جگہ تفصیلی اور پرحکمت قوانین جاری فرمائے۔ متعہ کی رسم کی مناہی بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی تھی۔ چنانچہ حضرت علیؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے روز عورتوں سے متعہ کی مناہی فرما دی۔ چنانچہ مسلمانوں کے لئے

اس رسم پر عمل شرعی طور پر حرام قرار پا گیا۔
(بخاری کتاب المغازی غزوۂ خیبر)

اِستبراء:

استبراء کے معنے براءت چاہنے کے ہیں۔لیکن جس غرض کے لئے رسول اللہ ﷺ نے اس لفظ کا استعمال فرمایا،اس کی تفصیل یہ ہے کہ پہلے یہ عام بات تھی کہ جب کوئی لونڈی خریدی جاتی یا جنگ کے ذریعہ ملتی تو مالک اس سے بلا توقف مباشرت کر سکتا تھا۔یہ روایت بھی ہے کہ غزوۂ حنین کے روز اس کے بارہ میں حکم جاری ہوا۔لیکن سنن دارمی اور اکثر کتب سیر و تواریخ میں ہے کہ یہ حکم غزوۂ خیبر کے موقع پر نافذ ہوا۔چنانچہ حضرت رُوَیفع بن ثابت انصاریؓ بیان فرماتے ہیں کہ جب ہم نے خیبر فتح کر لیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"جو اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ ہرگز اس وقت تک لونڈی کے پاس نہ جائے جب تک کہ وہ (اپنے رحم سے) براءت حاصل نہیں کر لیتی۔" (سنن الدارمی کتاب السیَر باب استبراء الأمۃ) یعنی اس کا رحم خالی نہیں ہو جاتا۔اسی روایت کو ابن ہشام نے یوں درج کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص پر جو اللہ تعالیٰ اور یوم،آخرت پر ایمان رکھتا ہے یہ حرام ہے کہ وہ اپنا پانی دوسرے کی کھیتی کو پلائے یعنی حاملہ قیدی عورتوں کے پاس جانا (حرام ہے)۔اور اس کے لئے یہ بھی حرام ہے کہ کسی قیدی عورت سے استبراء رحم سے پہلے صحبت کرے۔

اس حکم سے بھی وراثت کے حقوق نیز حسب و نسب کو مکمل تحفظ دیدیا گیا اور اس کے نفاذ سے معاشرہ بہت سی برائیوں اور پیچیدگیوں سے بھی محفوظ کر دیا گیا۔

بیع:

فتح خیبر سے فارغ ہو کر آنحضرت ﷺ نے معاہدہ کے مطابق وہاں اپنا عامل مقرر فرمایا۔ایک مرتبہ وہ بڑی عمدہ کھجوریں لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ایسی اعلیٰ کھجوریں دیکھ کر آپؐ نے اس سے پوچھا کہ کیا خیبر کی ساری کھجوریں اسی طرح کی ہیں؟اس نے عرض کی۔یارسول اللہ!وہاں کی ساری کھجوریں تو ایسی نہیں ہیں۔لیکن ہم یہ کرتے ہیں کہ دو صاع ادنیٰ قسم کی کھجوروں کے بدلے ایک صاع اعلیٰ کھجوریں لے لیتے ہیں اور تین صاع کے بدلے دو صاع۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا ایسا نہ کیا کرو بلکہ ادنیٰ کھجوریں جو تمہارے حصہ میں آئیں انہیں درہموں سے فروخت کر دیا کرو اور اس رقم سے اعلیٰ کھجوریں خرید لیا کرو۔ (بخاری کتاب المغازی غزوۂ خیبر) ایسے ہی سونے اور چاندی کی متبادل بیع یعنی کھوٹ ملے سونے سے خالص سونے کے تبادلے اور کھوٹ ملی چاندی سے خالص چاندی کے تبادلے سے بھی منع فرمایا۔ (ابنِ ہشام غزوۂ خیبر) آپؐ نے سونے سے سونا،چاندی سے چاندی،کھجور سے کھجور،گندم سے گندم،جَو سے جَو اور نمک سے نمک کے تبادلے کو بھی منع فرمایا سوائے اس کے کہ وہ برابر برابر اور مثل بمثل ہوں۔جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اس نے سودی کام کیا۔(مسند احمدؒ)

اس ارشاد سے آنحضرت ﷺ نے سودی ذہنیت کو ختم فرمایا ہے۔یعنی اگر برابر برابر اور مثل بمثل ہو تو پھر تبادلے کی ضرورت ہی نہیں رہتی اور اگر برابر برابر اور مثل بمثل نہ ہو تو لازماً ایک فریق بلا وجہ خسارہ اٹھاتا اور دوسرا ناواجب فائدہ حاصل کر رہا ہوتا ہے۔یہ ذہنیت سودی ہے جس پر مبنی لین دین سودی کاروبار ہے۔اس کو آنحضرت ﷺ نے جائز قرار نہیں دیا۔

بہر حال آنحضرت ﷺ نے عالمین کے لئے کسی قسم کے ایسے برتاؤ کو جائز نہیں سمجھا جس سے کسی طرح بھی حق تلفی یا دھوکہ دہی کا تأثر پیدا ہونے کا امکان باقی رہتا ہو۔آپؐ کے مقرر کردہ عامل نے گو کسی قسم کی زیادتی نہیں کی تھی اور نہ ہی کوئی حق تلفی کی تھی لیکن ایسے لین دین سے چونکہ بددیانتی اور دھوکے کا امکان رہتا ہے اس لئے آپؐ نے اس کے شائبہ تک کو بھی ختم کر دیا اور مستقل طور پر ایسے کاروبار کی ممانعت کر دی۔

مالِ غنیمت:

اسلامی فوج کو جنگ کے ذریعہ یا جنگ کے بغیر ملنے والی املاک کے لئے قرآن کریم میں مجموعی طور پر 'الانفال' (یعنی غنائم) کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے اور پھر اس کی مزید دو قسمیں بیان ہوئی ہیں یعنی 'مالِ غنیمت' اور 'مالِ فَے'۔

اموالِ غنیمت: وہ اموال، املاک یا نفوس ہیں جو جنگ کے نتیجہ میں حاصل ہوں۔اور

اموالِ فَے: وہ اموال، املاک یا نفوس جو جنگ کے بغیر مقبوضہ علاقہ سے حاصل ہوں۔

کہ اسلام سے قبل خطۂ عرب میں جنگ معاش کا ایک بہت بڑا ذریعہ تھی۔اکثر جنگیں لوٹ مار کے لئے لڑی جاتی تھیں۔ان لڑائیوں کے نہ کوئی اصول تھے،نہ قواعد،نہ آداب۔لڑائیوں میں ہر شخص جو چاہتا لوٹ مار کرتا تھا اور وہی اس کا مالک بن جاتا تھا۔جنگ کے بغیر بھی لوٹ مار عام عادات کا حصہ تھی۔اس ذہنیت کو کلیۃً مٹانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ تنبیہ فرمائی

کہ دنیاوی زندگی کے اموال چاہتے ہو تو اللہ کے پاس غنیمت کے کثیر سامان ہیں۔اس سے پہلے تم اسی طرح ہوا کرتے تھے پھر اللہ نے تم پر فضل کیا۔پس خوب چھان بین کر لیا کرو۔

(النساء:95)

یعنی اللہ تمہاری عاقبت کے لئے بہترین اجر کے سامان کرنا چاہتا ہے اس لئے دنیاوی زندگی کے اموال کو ہرگز مقصود نہ بناؤ۔چنانچہ اسلام نے حرب و قتال کو لوٹ کھسوٹ اور مالی منفعت کے ذرائع کی ذیل میں سے نکال کر قواعد و ضوابط میں باندھا اور اسے قومی دفاع،فتنوں کے قلع قمع اور قیامِ امن کا ذریعہ بنا کر اجر کا درجہ دیا۔چونکہ ہر وقت اسلام میں داخل ہونے والوں کا سلسلہ جاری تھا اس لئے بعض وہ جن کے اندر پرانی عادات کی باقیات ابھی نکل نہ سکی تھیں،ان سے بعض حرکتیں ایسی ہو جاتی تھیں جن سے اسلامی لڑائیوں میں کئی مرتبہ بھاری نقصان بھی ہوئے۔ایسے لوگوں کی تعلیم و تربیت کے لئے آنحضرت ﷺ احکام کو کھول کھول کر بیان فرماتے رہتے تھے۔لیکن پھر بھی وقتاً فوقتاً ایسی عادات کا اظہار ہوتا رہتا تھا۔لوگوں کا مال لوٹنے کی عادت بھی بعض میں ابھی باقی تھی۔چنانچہ ایک مرتبہ ایک سفر میں بھوک کی تنگی آئی۔سامنے کچھ بکریاں نظر آئیں تو ان کو ذبح کر کے پکانا شروع کر دیا گیا۔آنحضرت ﷺ کو معلوم ہوا تو آپؐ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا۔آپؐ کے ہاتھ میں اس وقت کمان تھی۔آپؐ نے اسی کمان سے ان ہنڈیوں کو الٹ دیا اور فرمایا"لوٹی ہوئی چیز مری ہوئی چیز سے زیادہ حلال نہیں"

(ابو داؤد کتاب الجهاد باب فی النھی عن النھبی اذا کان فی الطعام قلّۃ)

ایسا ہی ایک واقعہ خیبر میں بھی رونما ہوا کہ جنگ کے بعد امن کی حالت میں بعض لوگوں نے یہودیوں کی شرارتوں سے تنگ آکر ان کے جانور لوٹ لئے اور پھل توڑ لئے۔اس پر آنحضرت ﷺ نے انتہائی غصے کا اظہار کیا اور تمام صحابہؓ کو جمع کر کے فرمایا۔"اہل کتاب پر جو فرض ہے اگر وہ تمہیں ادا کرتے ہیں تو تمہارے لئے ہرگز یہ جائز نہیں کیا گیا کہ تم بغیر ان کی اجازت کے خود بخود ان کے گھروں میں گھس جاؤ یا ان کی عورتوں کو مارو یا ان کے پھل کھا جاؤ۔"

(ابوداؤد کتاب الخراج باب فی تعشیر الذمۃ)

اسی طرح بعض لوگوں میں ابھی ایسے خیالات باقی تھے کہ وہ جہاد میں اس غرض سے شمولیت کا خیال رکھتے تھے کہ اس ذریعہ سے انہیں اموال حاصل ہوں گے۔ چنانچہ ایک مرتبہ ایک صحابیؓ نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کی۔یارسول اللہ!ایک شخص جہاد پر جانا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ کچھ مال اس کو ملے گا۔آپؐ نے فرمایا اس کو کوئی اجر نہیں ملے گا۔انہوں نے جب یہ بات دوسروں کو بتائی تو انہوں نے تعجب کیا اور ان کو دوبارہ آنحضرت ﷺ کے پاس بھیجا کہ گویا وہ آپؐ کا صحیح مطلب نہ سمجھ سکے تھے۔وہ دوبارہ گئے اور وہی بات پھر آپؐ سے پوچھی۔آپؐ نے پھر وہی جواب دیا۔انہوں نے دوبارہ تعجب کرتے ہوئے انہیں پھر آنحضرت ﷺ کے پاس بھیجا۔آپؐ نے پھر وہی جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اسے کوئی ثواب نہیں ملے گا۔

(ابو داؤد کتاب الجهاد باب فی من یغزو و یلتمس الدنیا)

یعنی بعض لوگ اسلام میں داخل ہونے کے بعد بھی پہلے کی طرح جنگ کو مالی منفعت کا ذریعہ سمجھتے تھے اور اس کے ذریعہ اموال حاصل کرنے کی تمنا رکھتے تھے اور اس کی نفی پر انہیں تعجب ہوتا تھا۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ترجمہ: وہ تجھ سے اموالِ غنیمت کے متعلق سوال کرتے ہیں۔تو کہہ دے کہ اموالِ غنیمت اللہ اور رسول کے ہیں۔ (الانفال:2)

یعنی پہلی شرط تو یہ رکھی گئی کہ غنائم کے اموال پر کسی کا کوئی ذاتی حق نہیں۔اس حکم سے یہ اصول قائم کر دیا گیا کہ کوئی مجاہد جنگ میں ہاتھ لگے ہوئے کسی مال کا از خود مالک نہیں بن سکے گا کیونکہ وہ اب اللہ اور اس کے رسولؐ کی ملکیت ہے اور وہی اس کی تقسیم کے مختار ہیں۔غنائم کی تقسیم میں اللہ تعالیٰ کی مرضی یہ تھی کہ

ترجمہ: اور جان لو کہ جو بھی مالِ غنیمت تمہارے ہاتھ لگے تو اس کا پانچواں حصہ اللہ (یعنی دین کے کاموں کے لئے) اور رسول کے لئے اور اقرباء کے لئے اور یتامیٰ اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے۔

(الانفال:42)

یعنی ان قواعد کے ذریعہ غنائم ایک جگہ اکٹھے کر کے پہلے ان کا پانچواں حصہ نکالنا لازم کر دیا گیا اور اس پانچویں حصہ کے حقدار بھی معیّن کر دیئے اور باقی چار حصوں کی تقسیم کا اختیار رسول اللہ ﷺ کو دے دیا۔خیبر کی فتح پر بھی آپؐ نے اس حکم کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا

اس شخص پر جو اللہ تعالیٰ اور یوم،آخرت پر ایمان رکھتا ہے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ مالِ غنیمت کی تقسیم سے پہلے اس میں سے کچھ بیچے۔(ابنِ ہشام غزوۂ خیبر)

نیز فرمایا

"اگر کسی نے اموالِ غنیمت میں سے ان کی تقسیم سے قبل ایک تسمہ بھی لیا تو اس پر (دوزخ کی) آگ بھڑکے گی۔(بخاری کتاب المغازی غزوۂ خیبر)

اس تعلیم پر صحابہؓ بڑی سختی اور احتیاط سے کاربند تھے اور غنائم اگر وہ لیتے تھے تو رسول اللہؐ کی اجازت سے لیتے تھے۔لوٹ کھسوٹ کے سب ظالمانہ رواج اب ختم ہو کر آداب و قوانین کے ذریعہ ایک طرح کے اجر میں بدل چکے تھے۔

اللہ کے پیاروں کا استقبال
پتھروں سے

حضرت مصلح موعود کی زبان مبارک سے بعض ناقابل فراموش واقعات کا تذکرہ۔

"میں نے اپنے کانوں سے مخالفین کی گالیاں سنیں اور اپنے سامنے بٹھا کر سنیں مگر باوجود اس کے تہذیب اور متانت کے ساتھ ایسے لوگوں سے باتیں کرتا رہا۔ میں نے پتھر بھی کھائے اس وقت بھی جب حضرت مسیح موعود پر امرتسر میں پتھر پھینکے گئے اس وقت میں بچہ تھا مگر اس وقت بھی خدا تعالیٰ نے مجھے حصہ دے دیا۔لوگ بڑی کثرت سے اس گاڑی پر پتھر مار رہے تھے جس میں حضرت مسیح موعود بیٹھے تھے۔میری اس وقت چودہ پندرہ سال کی عمر ہو گی۔گاڑی کی ایک کھڑکی کھلی تھی میں نے وہ کھڑکی بند کرنے کی کوشش کی لیکن لوگ اس زور سے پتھر مار رہے تھے کہ کھڑکی میرے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور پتھر میرے ہاتھ پر لگے۔ پھر جب سیالکوٹ میں حضرت مسیح موعود پر پتھر پھینکے گئے،اس وقت بھی مجھے لگے۔پھر جب تھوڑا عرصہ ہوا میں سیالکوٹ گیا تو باوجود اس کے کہ جماعت کے لوگوں نے میرے اردگرد حلقہ بنا لیا تھا، مجھے چار پتھر لگے۔

غرض میں نے مخالفین سے پتھر کھائے ہیں، گالیاں سنی ہیں اور اشتعال انگیزیاں دیکھی ہیں لیکن اف نہیں کی اس لئے نہیں کہ غیرت نہیں آتی، جوش نہیں آتا،غصہ نہیں آتا بلکہ محض اس لئے کہ اس شخص کا ہمیں حکم ہے جسے مخالفین گالیاں دیتے ہیں، جن پر اتہام لگاتے ہیں، جس کی تذلیل کرتے ہیں کہ ہاتھ نہیں اٹھانا۔"

(انوار العلوم جلد 13 صفحہ 508)

ہومیوپیتھی کے بعض اہم اور قیمتی نسخہ جات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی کتاب ’’ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل‘‘ سے ماخوذ

ترتیب: ہومیو ڈاکٹر محمد اسلم سجاد صاحب

منہ اور گلے کے چھالے

(الف) ’’عام طور پر چہرہ زرد ہوتا ہے، آنکھوں کے گرد حلقے، منہ میں زخم اور چھالے بن جاتے ہیں، خصوصاً دودھ پلانے والی عورتوں کے منہ کے چھالوں میں نیٹرم کارب بہترین دوا ہے‘‘۔ (صفحہ:613)

(ب) ’’منہ اور گلے میں زخم بن جاتے ہیں۔ سلفیورک ایسڈ ایسے مریضوں کے لئے بہت مفید ہے اور ان بچوں کی بھی بہترین دوا ہے جو منہ کے زخموں کی وجہ سے دودھ نہیں پی سکتے‘‘۔ (صفحہ:789)

ناخن کی بیماریاں

(الف) ’’بعض دفعہ ناخن میں پیپ پڑ جاتی ہے، پورا ناخن اکھڑ جاتا ہے پھر نیا آ جاتا ہے۔ اس کی اولین دوا ہیپر سلف ہے‘‘۔ (صفحہ:439)

(ب) ’’اگر ناخن میں سیاہی اور خطرناک گہرا رنگ نمایاں ہو جائے اور ناخن کی شکل بگڑنے لگے تو اس میں سب سے پہلے سورائینم دینی چاہئے‘‘۔ (صفحہ:439)

(ج) ’’سسٹس میں ناخنوں کی ہر قسم کی بدوضعی پائی جاتی ہے۔ اگر سسٹس کی دوسری علامات بھی نمایاں ہوں تو ناخنوں کی تکلیف کے لئے بھی یہ بہترین ثابت ہو گی۔ اس کی تکالیف چھونے سے، حرکت سے، رات کو ٹھنڈی ہوا کے جھونکے سے اور دماغی محنت سے زیادہ ہو جاتی ہیں۔ کھانا کھانے سے اور بلغم نکالنے سے کم ہو جاتی ہیں‘‘۔ (صفحہ:306)

ہڈیوں کی بیماریاں

(الف) ’’کمزور ہڈیوں کے لئے کلکیر یا کارب بہت مفید دوا ہے بلکہ اصل دوا ہی یہ ہے‘‘۔ (صفحہ:572)

(ب) ’’ہڈیوں کی تکلیفوں میں مرکری سب سے نمایاں ہے۔ وہ بیماریاں جن میں ہڈیاں گلنے لگیں اور ناسور بن جائیں ان میں مرکری سے بہت فائدہ ہوتا ہے‘‘۔ (صفحہ:664,663)

(ج) ’’اگر پھیپھڑوں کا کینسر ہڈیوں میں چلا جائے تو ایسی صورت میں انتقال مرض کی دواؤں کو پیش نظر رکھنا چاہئے اور ابرالینم بھی استعمال کی جاسکتی ہے۔ لیکن سب سے موثر دوا فاسفورس (Phosphorus) ہے اور کینسر ہڈیوں ہی سے شروع ہوا ہو یا ہڈیوں میں منتقل ہوا ہو، دونوں صورتوں میں فاسفورس بہترین دوا ثابت ہو گی‘‘۔ (صفحہ:694)

اذیت پسند ہونا

(الف) ’’لیلیم ٹگ کا مریض متشدد مذہبی خیالات کا مالک ہوتا ہے۔ اگر وہ اذیت پسند ہو اور ہسٹریائی مزاج بھی رکھتا ہو تو یہ دوا اس کے لئے بہترین ہے‘‘۔ (صفحہ:565)

(ب) ’’کینتھرس کا مزاجی مریض تشدد پسند اور اذیت پسند ہوتا ہے۔ اسے غصہ بہت سخت آتا ہے۔ ایسے اذیت پسند لوگوں کے لئے کینتھرس اونچی طاقت میں بہترین علاج ثابت ہو سکتی ہے۔ جو لوگ جنسی تشدد پسند ہوتے ہیں ان کے لئے بھی کینتھرس مفید ہے‘‘۔ (صفحہ:230)

غنودگی اور ذہنی الجھاؤ کی کیفیت

’’بپٹیشیا کی ایک علامت یہ ہے کہ مریض غنودگی اور نیم بیہوشی کی کیفیت میں رہتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اس کے اعضا الگ الگ ہو گئے ہیں۔ اس کی شخصیت اعضا میں بکھر جاتی ہے۔ اس کی غنودگی الگ الگ اعضا پر قبضہ کئے رکھتی ہے۔ جب اسے مجبور کر کے اٹھایا جائے تو پھر وہ غنودگی کے عالم میں ہی اٹھتا ہے اور بکھرے ہوئے اعضا کو جمع کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ بعض دفعہ ان سے مخاطب بھی ہوتا ہے۔ بعض دفعہ سمجھتا ہے کہ اس کی ایک ٹانگ اس کی دوسری ٹانگ سے باتیں کر رہی ہے۔ اسے جھنجھوڑ کر کوئی سوال کیا جائے تو سوال کا جواب دیتے دیتے پھر سو جاتا ہے۔ بپٹیشیا ایسے ذہنی الجھاؤ کا بہترین علاج ہے بشرطیکہ اس کی کچھ دوسری علامتیں بھی پائی جاتی ہوں‘‘۔ (صفحہ:123)

غصہ برداشت کرنے سے بیماریاں

’’ہر وہ بیماری جو مسلسل غصہ، تکلیف اور شرمندگی برداشت کرنے کے نتیجہ میں ہو اس میں سٹیفی سیگریا کو اول مرتبہ حاصل ہے‘‘۔ (صفحہ:774,773)

غم کا اثر دور کرنے کی دوا

(الف) ’’اگنیشیا غم کا اثر دور کرنے کے لئے چوٹی کی دوا ہے۔ اگنیشیا کا مزاج رکھنے والی عورتیں بہت حساس ہوتی ہیں، اپنی عادات و خصائل میں نہایت شائستہ اور لطیف احساسات کی مالک ہوتی ہیں مگر نہائت چھوئی موئی اور نازک مزاج۔ غم یا صدمہ کا بہت گہرا اثر قبول کرتی ہیں .... اگر اس کی مریض عورت کسی مجلس میں جائے اور وہاں اسے کوئی طعنہ دے دیا جائے یا اس کا مذاق اڑایا جائے تو وہ اسے خاموشی سے برداشت تو کر لے گی اور کوئی جواب نہیں دے گی لیکن گھر واپس آ کر اسے شدید سردرد ہو گا اور اعصابی تناؤ اور بے چینی محسوس ہو گی۔ ایسی کیفیت میں اگنیشیا کی ایک ہی خوراک اسے سکینت بخشے گی اور اسے جذبات دبانے کے بداثرات سے محفوظ رکھے گی‘‘۔ (صفحہ:464,463)

(ب) ’’عارضی طور پر غم کے صدمہ کے لئے اگنیشیا سے بہتر کوئی اور دوا نہیں‘‘۔ (صفحہ:56)

لفظوں کی ادائیگی مشکل

’’لیکسس کی منہ کی علامتوں میں زبان کا سوج کر موٹا ہونا اور ہونٹوں کا بے حس ہونا شامل ہے۔ اس صورت میں لفظوں کی ادائیگی مشکل ہو جاتی ہے۔ اگر اس قسم کی علامات کسی مریض میں ظاہر ہوں، سرگرم رہتا ہو اور جسم پر جامنی رنگ کے داغ بھی پڑ جاتے ہوں تو لیکسس ہی دوا ہے‘‘۔ (صفحہ:547)

بیماریوں کا آغاز

’’ہومیوپیتھی کو اگر آپ اچھی طرح سمجھ لیں اور اس پر عبور حاصل کر لیں تو روزمرہ کی بیماریاں اکثر آغاز ہی میں قابو میں آ جائیں گی اور مزید پیچیدگی پیدا نہیں ہو گی۔ بیماریوں کے آغاز میں ایکونائیٹ کا نمبر پہلا ہے جس کا پورا نام Aconitum Napellus ہے۔ اردو میں ’میٹھا تیلیا‘ کہا جاتا ہے مگر عام طور پر یہ ایکونائیٹ کے نام سے ہی مشہور ہے .... ہر قسم کی بیماریاں ہر موسم میں اگر اچانک اور تیزی سے شروع ہوں اور شدید خوف دامنگیر ہو تو بلاتردد ایکونائیٹ کا استعمال کرنا چاہئے۔ ایکونائیٹ کو اگر رسٹاکس سے ملا کر دیا جائے تو یہ نسخہ بیماریوں کے آغاز میں اور بھی زیادہ مؤثر اور وسیع الاثر ثابت ہوتا ہے۔ میرے نزدیک یہ اسپرین (Asprin) کا بہترین بدل ہے۔ ہر ایسی بیماری کے آغاز میں جس میں بے چینی اور بخار کی کیفیت ہو اور محسوس ہوتا ہو کہ کچھ ہونے والا ہے ایکونائیٹ اور رسٹاکس کی 200 طاقت میں دو تین خوراکیں، بیماری کو آغاز ہی میں ختم کر دیتی ہیں‘‘۔ (صفحہ:10,9)

بلغم دھاگے دار

’’سانس کی نالی میں چپکی ہوئی بلغم سے عارضی دمہ کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ کھانس کھانس کر بہت مشکل سے ایسی بلغم کو نکالنا پڑتا ہے۔ اگر بلغم دھاگے دار ہو تو کوکس بہرحال اس کی سب سے بہتر دوا ہے‘‘۔ (صفحہ:171)

مریض بہت بوڑھا دکھائی دے

’’ابروٹینم آرس ان لوگوں کی دوا ہے جن کے خون کا نظام لمبی بیماریوں کی وجہ سے درہم برہم ہو چکا ہو، جگر کے افعال سست پڑ گئے ہوں اور ہڈیوں کے گودے میں نقص واقع ہو گیا ہو۔ خون کی کمی کی وجہ سے چہرہ پر ورم اور بے رونقی ہو، جھریاں پڑنے لگیں، چہرہ بہت بوڑھا دکھائی دے اور مریض بالکل کھوکھلا اور بے جان سا ہو۔ ابروٹینم آرس ایسے مریضوں کے لئے مثالی دوا ہے‘‘۔ (صفحہ:283)

ماں کے دودھ میں پھٹکیاں

’’اگر (ماں کے) دودھ میں دہی کی طرح پھٹکیاں بننے لگیں تو اس کے لئے فائٹولاکا (Phytolacca) بہترین دوا ہے جو حمل کی متلی میں بھی فائدہ مند ہے‘‘۔ (صفحہ:492)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم کیپٹن مشہود احمد صاحب کالج آف ای ایم ای راولپنڈی اور مکرمہ فائقہ نصیر صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 10 ستمبر 2003ء کو پہلے بچے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام ''تیمور احمد'' تجویز ہوا ہے۔ اور وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود چوہدری منظور احمد صاحب صدر جماعت چک نمبر L-37/12 چیچہ وطنی ضلع ساہیوال کا پوتا اور چوہدری نصیر احمد صاحب آف ربوہ کے ضلع سیالکوٹ کا نواسہ ہے۔ نومولود کے نیک خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم مبارک احمد سیف صاحب زعیم اعلیٰ انصاراللہ پشاور روڈ راولپنڈی کے والد مکرم غلام مصطفیٰ صاحب ولد حضرت مولوی غوث محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود ساکن سعد اللہ پور ضلع منڈی بہاؤالدین مورخہ 22 ستمبر 2003ء بعمر 87 سال وفات پا گئے۔ نماز جنازہ اگلے روز صبح 10 بجے محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم محبوب احمد صاحب راجیکی صدر جماعت احمدیہ سعد اللہ پور نے دعا کرائی۔ آپ نے لواحقین میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم کی مغفرت اور لواحقین کے صبر جمیل کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالمجید ناصر صاحب دارالیمن شرقی کے برادر نسبتی چوہدری عزیز احمد صاحب چیف سینٹری انسپکٹر پشاور چھاؤنی کے بڑے بیٹے مکرم عبدالصمد صاحب عمر 26 سال حلقہ سوسائٹی کراچی 25 ستمبر 2003ء کو موٹر سائیکل پر اپنے دفتر D.H.A جاتے ہوئے بس کے ساتھ المناک تصادم میں وفات پا گئے ہیں۔ دوسرے دن بعد نماز جمعہ مکرم مبشر مجید باجوہ صاحب مربی ضلع کراچی نے احمدیہ ہال میں نماز جنازہ پڑھائی۔ احمدیہ قبرستان میں تدفین کے بعد مرحوم کے تایا مکرم چوہدری سعید احمد صاحب سعید چاہ بوہڑ والا ملتان چھاؤنی نے دعا کرائی۔ مرحوم نے اپنے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک گیارہ ماہ کا بیٹا چھوڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے اور سوگوار خاندان کو صبر کی توفیق اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

سکردو میں شعری محفل

مورخہ 17 ستمبر 2003ء کو نورالدین منزل سکردو میں ایک شعری محفل کا انعقاد کیا گیا۔ اس محفل کے مہمان خصوصی پروفیسر خورشید علی اور جناب حاکم شاہ نوکوٹی تھے۔ صدارت حکیم نذیر آصف خیال نے کی جبکہ میزبانی کے فرائض اظہر احمد بزمی صاحب مربی سلسلہ نے ادا کئے۔ 15 شعراء کرام نے اپنا کلام پیش کیا۔ ہفت روزہ بیدار شمالی علاقہ جات نے اپنے 20 تا 26 ستمبر 2003ء کے شمارہ میں اس محفل کی یوں خبر دی۔ ''سکردو میں پچھلے دنوں ایک شاندار محفل سخن منعقد ہوئی۔ جس میں تمام شعراء نے بہت ہی خوبصورت کلام پیش کیا۔ اس محفل کی صدارت سرائیکی مجلس کے صدر حکیم آصف نذیر خیال نے کی۔ مہمان خصوصی حاکم شاہ کونوکوٹی تھے۔ میزبانی کے فرائض اظہر احمد بزمی نے انجام دیئے۔ اس موقع پر آصف نذیر خیال نے کہا کہ اس وقت ہر جگہ ادبی رونقیں ختم ہو رہی ہیں مگر سکردو میں ان رونقوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ یہاں بہت ہی اچھے اور قابل ذکر شعراء موجود ہیں۔ اس محفل شعر و سخن میں پروفیسر حشمت کمال الہامی، عاشق فراز، بشارت ساقی، یونس سیماب، مہدی شاہد، اشرف کاظمی، افضل روش، اسلم سحر، ذیشان مہدی، عاشق حسین عاشق، علی محمد شاکر، حاکم شاہ نوکوٹی، آصف نذیر خیال اور اظہر احمد بزمی نے کلام سنایا۔ اس مشاعرے کا اہتمام اظہر احمد بزمی نے کیا تھا۔ یہ مشاعرہ ان کے دولت خانے پر منعقد ہوا۔''

(ہفت روزہ بیدار 20 تا 26 ستمبر 2003ء)

درخواست دعا

☆ مکرم مقبول احمد صاحب آف 106 فتح ضلع بہاولنگر کی آنکھ کا آپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے۔ آپریشن کی کامیابی اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

ادارہ الفضل مکرم منور احمد جچہ صاحب کو بطور نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے ضلع مظفر گڑھ، ڈیرہ غازیخان و راجن پور بھیج رہا ہے۔

توسیع اشاعت الفضل، وصولی چندہ الفضل و بقایا جات اور ترغیب برائے اشتہارات۔

تمام احباب کرام سے بھرپور تعاون کی درخواست کی جاتی ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

عراق پر امریکی مسودہ مسترد۔ سلامتی کونسل میں عراق کے بارے میں نئی امریکی قرارداد کے مسودے پر بحث میں فرانس جرمنی اور اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے امریکی قرارداد پر شدید نکتہ چینی کی اور امریکہ سے مطالبہ کیا کہ وہ چند ماہ کے اندر یا موجودہ سال کے آخر تک اقتدار عراقی گورننگ کونسل کے حوالے کر دے۔ کوفی عنان نے کہا کہ امریکہ اقوام متحدہ کو عراق میں جو کردار دینا چاہتا ہے میں اس سے مطمئن نہیں۔ عالمی ادارے کو واضح اختیارات دیئے جائیں۔ ادارہ اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ امریکہ قرارداد سے متعلق حمایت حاصل کرنے میں ناکام ہوگیا۔ فرانس جرمنی اور روس کی طرف سے امریکی قرارداد کی مخالفت کی گئی جبکہ برطانیہ بلغاریہ اور سپین نے حمایت کی۔ روس نے کہا ہے کہ عراق میں عالمی برادری کو وسیع اختیار دیا جائے اور عراقی حکام کو اقتدار کی منتقلی کا ٹائم ٹیبل دیا جائے۔

ایران کی ایٹمی معائنہ کے لئے شرائط۔ ایران نے اقوام متحدہ کے ذریعے اپنے ایٹمی پروگرام کے اچانک معائنے کے لئے چار شرائط پیش کی ہیں جن میں غیر ایٹمی فوجی تنصیبات اور عبادت گاہوں کو معائنے سے مستثنیٰ قرار دینے کی شرط بھی شامل ہے۔ یہ انکشاف ایران کے سابق صدر اکبر ہاشمی رفسنجانی نے خطبہ جمعہ میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ اہم شرائط یہ ہیں کہ ہماری ملکی سلامتی خطرے میں نہ پڑے۔ اسلامی اقدار متاثر اور فوجی راز افشا نہ ہوں۔ اور ایران کے پرامن ایٹمی پروگرام میں مدد کے حوالے سے معاہدوں کو پورا کیا جائے۔

جنگ بندی کی پیشکش مسترد۔ اسرائیل نے جنگ بندی کی پیش کش مسترد کر دی ہے۔ اسرائیلی ٹینک رفاہ کے پناہ گزین کیمپ میں داخل ہو گئے جہاں اسرائیلیوں نے فائرنگ کر کے ایک معمر فلسطینی کو جاں بحق کر دیا۔ حماس نے اعلان کیا ہے کہ ہم بھی حملے جاری رکھیں گے۔

فلپائن میں مسجد پر بموں سے حملہ۔ فلپائن میں ایک مسجد پر بموں سے حملہ کر کے 4 نمازی ہلاک اور 20 زخمی کر دیئے گئے۔

شمالی کوریا کا ایٹمی پروگرام۔ اقوام متحدہ کے ایک اعلیٰ سطح سفارتکار برائے جزیرہ نما کوریا نے کہا ہے کہ شمالی کوریا اپنا ایٹمی ہتھیاروں کا پروگرام ختم کرنے پر تیار ہے لیکن وہ اس کے لئے چاہتا ہے کہ امریکہ یہ یقین دہانی کرائے کہ وہ اس پر حملہ نہیں کرے گا۔ شمالی کوریا کے نائب وزیر خارجہ نے کہا کہ ان کا ملک جزیرہ نما کوریا کو ایٹمی ہتھیاروں سے پاک دیکھنا چاہتا ہے لیکن اپنی سلامتی کا تحفظ بھی چاہتا ہے۔ امریکہ کا سخت رویہ ایٹمی پروگرام جاری رکھنے پر مجبور کر رہا ہے۔

عراق سے تباہ کن ہتھیار نہیں ملے۔ امریکی معائنہ کاروں نے اعتراف کیا ہے کہ عراق سے ابھی تک بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیار نہیں ملے۔ یہ عبوری رپورٹ سی آئی اے کے سروے گروپ نے تین ماہ کی تلاش کے بعد پیش کی ہے۔ جو دستاویزات اور شواہد ملے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ عراق اپنے میزائلوں کی رینج بڑھانے کے منصوبے پر کام کر رہا تھا۔

پاک بھارت جنگ سے متعلق امریکی تشویش۔ امریکی وزیر خارجہ کولن پاول نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان مذاکرات میں در اندازی مرکز ہوتا ہے۔ امریکی صدر بش مشرف اور واجپائی کو مذاکرات کا کہہ چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں تشویش ہے کہ پاکستان اور بھارت میں کوئی جنگ ہوئی تو وہ ایٹمی جنگ میں تبدیل ہو سکتی ہے۔

چیچنیا میں صدارتی انتخاب۔ چیچنیا کے صدارتی انتخاب 5۔ اکتوبر بروز اتوار ہوئے ہیں۔

بگرام ائیر بیس پر دو بم دھماکے۔ افغان ائیر بیس بگرام پر امریکی فورسز کے اڈے کے قریب 2 بم دھماکوں میں 7۔ افغانی ہلاک اور 6 زخمی ہو گئے۔ اتحادی فوج نے دھماکوں کے بعد علاقے کو گھیرے میں لے لیا۔

انٹرپول کا بھارتی نائب صدر منتخب۔ بھارت کے خفیہ ادارے بیورو آف انوسٹیگیشن (سی بی اے) کے سربراہ کو بین الاقوامی پولیس انٹرپول کا نائب صدر منتخب کر لیا گیا ہے۔ پی سی شرما کو آئندہ تین سال کے لئے اس عہدے کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔ یہ انتخاب انٹرپول کی جنرل اسمبلی میں کیا گیا۔

عراق کا مستقبل تاریک نہیں ہونے دیں گے۔ عراق کے سینئر سیاست دان احمد شیلابی نے کہا ہے کہ عراقی انتظامیہ دہشت گردوں کے ہاتھوں ملک کا مستقبل تاریک نہیں ہونے دے گی۔ امریکی اور برطانوی فوج کی مخالفت کرنے والے عراق آ کر صدام حکومت کے دور میں لوگوں پر مظالم کے ثبوت دیکھیں۔ ہم اتحادی فوج کی حمایت کرتے ہیں۔ اسلام عراق کی اہم شناخت ہے اور قانونی نظام کا حصہ ہوگا۔ تاہم مذہب کو ذاتی مفادات کے لئے استعمال نہیں ہونے دیں گے۔

امریکی شہری عراق جانے سے گریز کریں۔ امریکی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ عراق ابھی تک سیاحت کے لئے خطرناک علاقہ ہے۔

بازیافتہ گھڑی

ایک عدد ریسٹ واچ بیت اقصیٰ سے دارالبرکات کے راستہ سے ملی ہے۔ جس کسی کی ہو وہ مکرم شفیق احمد صاحب کارکن دفتر الفضل سے رابطہ کریں۔

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب			
سوموار	6۔اکتوبر	زوال آفتاب	11-56
سوموار	6۔اکتوبر	غروب آفتاب	5-50
منگل	7۔اکتوبر	طلوع فجر	4-42
منگل	7۔اکتوبر	طلوع آفتاب	6-03

پاکستان کی طرف سے میزائلوں کے تجربات کا سلسلہ

پاکستان نے اپنے میزائلوں کے تجربات کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔کم فاصلے تک مار کرنے والے حتف تھری غزنوی میزائل کا کامیاب تجربہ کیا گیا۔ حتف تھری میزائل 290 کلومیٹر تک زمین سے زمین پر مار کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔آئی ایس پی آر کے ترجمان کے مطابق غزنوی میزائل کا یہ دوسرا تجربہ تھا۔جو ایٹمی ہتھیاروں سمیت ہر قسم کے جنگی ہتھیار لے جانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔حتف تھری میزائل کا یہ تجربہ آئندہ چند دنوں میں کئے جانے والے میزائل تجربوں کے سلسلے کا حصہ ہے۔پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ میزائل کے یہ تجربات تکنیکی بنیاد پر کئے جا رہے ہیں اور یہ خطے میں کئے جانے والے میزائل تجربات کا جوابی ردعمل نہیں ہے جبکہ تجربے سے پہلے ہمسایہ ملکوں کو اس بارے میں آگاہ کر دیا گیا تھا۔ یہ تجربات مختلف میزائل سسٹم کے ڈیزائن اور پیرامیٹرز کو ٹیسٹ کرنے کیلئے کئے گئے ہیں۔صدر مملکت اور وزیراعظم جمالی نے اس سلسلے میں سائنسدانوں کو مبارکباد دی ہے۔

اسمبلی اپوزیشن کے بغیر بھی چل سکتی ہے

وزیراعظم میر ظفر اللہ جمالی نے کہا ہے کہ جو لوگ مجھے تھکا ہوا وزیراعظم سمجھتے ہیں وہ غلطی پر ہیں میں اتنا تھکا ہوا بھی نہیں ہوں ان لوگوں کو جان لینا چاہئے کہ میری حکومت اپنی میعاد پوری کرے گی اور ہم عوام کی خدمت کرتے رہیں گے۔ان خیالات کا اظہار انہوں نے رونلڈ ریگن بلڈنگ پنسلوانیا ایونیو واشنگٹن میں منعقدہ پاکستانی کمیونٹی کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

دیار غیر میں رہ کر پاکستانی اپنے ملک کی خدمت کر رہے ہیں

اسی موقع پر وزیراعظم نے کہا دیار غیر میں رہنے والے پاکستانی اپنے ملک کی بڑی خدمت کر رہے ہیں۔ مجھے اس بات کا احساس ہے کہ وہ اپنے ملک سے دور رہتے ہوئے کافی محنت کرتے ہیں۔ روزگار کما کر پاکستان میں اپنے خاندان کی کفالت کر رہے ہیں۔خصوصاً نارتھ امریکہ میں مقیم پاکستانی بہت محنت کش ہیں اور وہ بھاری زرمبادلہ پاکستان بھجواتے ہیں لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ پاکستان نے آپ کو بہت کچھ دیا ہے۔کبھی آپ نے سوچا کہ آپ نے پاکستان کو کیا دیا۔اگر آج ہر پاکستانی پانچ منٹ کیلئے بھی اپنے ملک کے بارے میں سوچے تو بات کہاں تک بنتی ہے۔

پاک بھارت مذاکرات کے مواقع امریکی

وزیر خارجہ کولن پاول نے پاک بھارت مذاکرات کی بحالی پر ایک مرتبہ پھر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان مذاکرات کے مواقع اب بھی موجود ہیں۔وزیراعظم جمالی سے ملاقات کے بعد ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے امریکہ نے دہشت گردی کو شکست دینے کا پختہ عزم کیا ہوا ہے۔کولن پاول نے بھارتی وزیراعظم واجپائی کی جانب سے جنرل اسمبلی کے اجلاس سے خطاب کے بعد بریفنگ میں پاکستان پر سرحد پار دہشت گردی کے الزام کے بارے میں سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ہم نے سرحد پار دہشت گردی کی مذمت کی ہے اور ہم ہر موقع پر پاکستان اور بھارت سے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس معاملہ پر بات بھی کرتے ہیں۔ انہوں نے وزیراعظم پاکستان سے اپنی ملاقات کو مفید اور نتیجہ خیز قرار دیتے ہوئے کہا کہ پاکستانی وزیراعظم سے ہونے والی وسیع تر بات چیت میں علاقائی مسائل بھی زیر غور آئے۔ انہوں نے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان کے کردار کو سراہتے ہوئے کہا کہ پاکستان اس معاملہ میں ایک اہم ملک ہے۔

کراچی میں سپارکو کی بس پر فائرنگ 7 جاں بحق

سپارکو مین روڈ پر واقع چیک پوسٹ کے پاس سپارکو کی بس پر دو نامعلوم موٹر سائیکل سوار دہشت گردوں نے اندھا دھند فائرنگ کی۔ جس کے نتیجہ میں آرمی حوالدار سمیت 7۔افراد ہلاک اور 8 زخمی ہو گئے۔ سپارکو کی بس سپارکو کے اہل سنت اور اہل تشیع ملازموں کو جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے سلسلہ میں لے کر جا رہی تھی کہ فائرنگ ہو گئی۔اس سانحہ کے بعد تمام علاقے کی ناکہ بندی کر دی گئی ہے۔

قومی اسمبلی میں سرکاری ارکان کا احتجاج

اثاثوں کے گوشواروں سے متعلق چیف الیکشن کمشنر کے حالیہ بیان پر قومی اسمبلی میں سرکاری ارکان نے شدید احتجاج کیا۔اور مطالبہ کیا کہ ججوں، جرنیلوں بیوروکریٹس کے اثاثوں کے گوشوارے بھی مشتہر کئے جائیں۔ ارکان نے کھل کر دل کی بھڑاس نکالی۔سپیکر نے معاملہ کے قانونی پہلوؤں کا جائزہ لینے کیلئے ڈاکٹر شیر افگن کو ذمہ داری سونپ دی۔قومی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں معاملہ پر بحث کی جائے گی۔

پاکستان مدارس کے خلاف فوجی کارروائی کرے

افغان عبوری صدر حامد کرزئی نے پاکستان سے کہا ہے کہ وہ سرحد پار افغانستان کے علاقے میں عسکری کارروائیاں رکوانے کیلئے مزید اقدامات کرے اور جو مدارس مبینہ طور پر عسکریت پسندوں کو تربیت دے رہے ہیں ان کے خلاف فوجی کارروائی کرے۔ان مدارس کو بند کر کے ان میں تربیت پانے والے عسکریت پسندوں کا صفایا کردے۔برطانوی ٹی وی کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جو لوگ تبلیغ کے لبادے میں نوجوان افغانیوں کو تربیت دے رہے ہیں انہیں گرفتار کیا جانا چاہئے۔ نوائے وقت 4۔اکتوبر 2003ء کی رپورٹ کے مطابق افغان صدر نے کہا کہ کوئی افغان طالبان کے خاتمے کی حمایت نہیں کرے گا۔ وہ افغانستان کا حصہ ہیں۔طالبان میں پچاس سے زیادہ لوگ نہیں ہونگے جنہوں نے دہشت گردی کی حمایت کی۔ہزاروں عام طالبان کی واپسی کا خیر مقدم کرینگے۔

پاکستانی وزیروں کی تلاشی

وزیراعظم ظفر اللہ جمالی کے وفد میں شامل وفاقی وزراء اور صحافیوں کی نیویارک سے واشنگٹن جاتے ہوئے ہوائی اڈے پر نہ صرف کتوں کی مدد سے تلاشی لی گئی بلکہ سب کے ہاتھ اٹھا کر چیکنگ کے بعد جانے دیا گیا۔

مجموعی قومی ترقی میں اضافہ کیا جائے

مختلف شعبوں کے ماہرین نے کہا ہے کہ ملک میں غربت اور بیروزگاری کے خاتمہ کیلئے مجموعی قومی ترقی (جی ڈی پی) میں اضافہ کیا جائے۔ کرپشن کی روک تھام کیلئے احتساب کے عمل کو شفاف بنایا جائے۔حقیقی ترقی اور قوم کے معاشی مسائل کے حل کیلئے اقتصادی ترجیحات کا تعین کیا جائے۔اور اس حوالے سے مساوی اقتصادی نظام رائج کیا جائے۔ ملک میں اقتصادی ترقی کے ثمرات عوام تک پہنچائے جائیں۔

پاکستان نے پہلے ون ڈے میں ساؤتھ افریقہ کو شکست دے دی

پاکستان نے جنوبی افریقہ کو پہلے ایک روزہ انٹرنیشنل میچ میں 8 رنز سے ہرا دیا۔ قذافی سٹیڈیم لاہور میں کھیلے گئے اس میچ میں پاکستان نے ٹاس جیت کر پہلے کھیلنے کا فیصلہ کیا اور مقررہ پچاس اوورز میں چھ وکٹوں کے نقصان پر 277 رنز بنائے۔مہمان ٹیم مقررہ اوورز میں 269 رنز بنا سکی۔ جنوبی افریقہ کے ڈیپنار کی سنچری کسی کام نہ آ سکی۔ شعیب ملک کو مین آف دی میچ قرار دیا گیا۔

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ، ربوہ بالمقابل ریلوے لائن
فون آفس: 212764 گھر: 211379

1924ء سے خدمت میں مصروف
راجپوت سائیکل ورکس
ہر قسم کی سائیکل، ان کے حصے، بے بی کار، پرامز سونگز واکرز وغیرہ دستیاب ہیں۔
پروپرائٹرز: نصیر احمد راجپوت۔ منیر احمد اظہر راجپوت
محبوب عالم اینڈ سنز
24۔ نیلا گنبد لاہور فون نمبر: 7237516

آئس کریم، شامی کباب اور برگر ایک ساتھ
اب آئس کریم کے ساتھ ساتھ
چکن شامی، بیف شامی چکن برگر بیف برگر
توانائی سے بھرپور ٹھنڈا دودھ
ذائقے اور معیار پر ہمیشہ سے حاوی
منان آئس کریم اینڈ کباب شاپ
گولبازار ربوہ۔ فون: 213214

شادی ہال
پروقار پرسکون خوبصورت ماحول، سرسبز گردونواح میں مکمل انتظامات کی سہولت کے ساتھ
کاہلوں میرج ہال
فون: 214514

نورتن جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
ریلوے روڈ نزد یوٹیلٹی اسٹور ربوہ
فون دکان 213699-214214 گھر 211971

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مطب حکیم میاں محمد رفیع ناصر
کامیاب علاج ـــــ ہمدردانہ مشورہ
اوقات مطب
موسم گرما: صبح ۸ بجے تا ۲ بجے شام ۶ بجے تا ۸ بجے
موسم سرما: صبح ۹ بجے تا ۲ بجے شام ۴ بجے تا ۶ بجے
جمعۃ المبارک صبح ۸ تا ۱۱ بجے
بروز جمعرات ناغہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: ۲۱۱۴۳۴ ۲۱۲۴۳۴ فیکس ۰۴۵۲۴ ۲۱۳۹۶۶